

کیا فرماتے ہیں علماء دین و دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص عذاب قبر کی فلم بناتا ہے اور شائع کرتا ہے یا یوسف یا ابرہیم و اسمائیل کی فلموں کو شائع کرتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں حکم شرعی کیا ہے؟

الجواب

یہ امر مسلم ہے کہ مقام نبوت ایک بزرگے پایاں ہے اور جو آدمی اس کی گستاخی کرتا ہے وہ مرتد و کافر ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے ساتھ خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے ایمان والو! تم نبی پاک ﷺ کو راعنا نہ کہو بلکہ انظرنا کہو تو اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو راعنا کہنے سے منع فرمادیا کہ اس میں گستاخی کا شبہ تھا اور جہاں کہیں گستاخی کا شبہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے گستاخی کے شبہ سے بھی منع فرمادیا۔ جو عین گستاخی ہے اس سے تو بطریق اولیٰ منع کیا جائیگا بلکہ فقہا کرام نے کد و شریف کی گستاخی کرے والوں کو کافر کہا ہے کیونکہ کد و شریف (سبزی) ہے جو نبی پاک ﷺ کی پسندیدہ غذا تھی جب ایک پسندیدہ غذا کی شان یہ ہے کہ اس کی گستاخی کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے تو جو انبیاء علیہم السلام صریح گستاخیاں کرتا ہے وہ بطریق اولیٰ کافر و مرتد ہے ان فلموں میں شروع سے لے کر آخر تک کفریات ہی کفریات ہیں میں ان میں سے چیدہ چیدہ چیزوں کو ذکر کرتا ہوں۔

۱۔ غیر نبی کو نبی کہنا

۲۔ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنا

۳۔ مقام نبوت کو لھو و لعب کے طور پر استعمال کرنا

۴۔ نبی کی صورت بنانا

۵۔ نبی کو ایسے بد صورت انداز میں پیش کرنا جیسا کہ ہمارے معاشرے کے قصاب اور فلمی ایکٹرز ہیں۔ حالانکہ کوئی نبی بھی بد صورت نہیں ہوتا

۶۔ فرشتوں کی شکلیں بنانا

۷۔ عالم برزخ کے پوشیدہ حجابوں کو جھوٹے طریقے سے ظاہر کرنا

۸۔ فرشتے کا کوئی ایسا آلہ مخصوص لے کر چلنا جو روح نکالنے میں مدد دیتا ہو۔ حالانکہ قوت ملکوتیہ کسی آلے کی محتاج نہیں اور یہ چیز نص قطعی کے خلاف ہے بلکہ قوت ملکوتیہ ایسی ہے اگر ایک آواز بھی لگائے تو بستیوں کی بستیاں برباد ہو جاتی ہیں یہ سب چیزیں کفر اور ارتداد ہیں جو آدمی ان کو شائع کرتا ہے یا ان کا معاون کسی واسطہ سے بنتا ہے وہ کافر و مرتد ہے ایسے شخص پر توبہ تجدید ایمان تجدید نکاح ضروری ہے اولین حق حکومت کا ہے کہ ایسی فلمیں شائع کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرے دوسرا حق علماء و مشائخ کا ہے کہ اس کے خلاف آواز اٹھائیں اور عوام الناس کو شہور دلائیں کہ ایسی فلمیں دیکھنے سے کلی طور پر اجتناب کریں۔

حررہ: مفتی مظہر اللہ سیالوی

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ

علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو، لاہور، پاکستان

تاریخ: 19/03/11

daruliftajamiana@gmail.com

کمپیوٹر نمبر: 4192/11

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ گنہگار سے پانچ ماہ سے پاکستان میں مختلف کمپیوٹر آپریٹرز اور مالکان نے حضرت یوسف پیامبر کے نام سے فلم چلا رکھی ہے۔ مذکورہ فلم میں ایرانی اداکاروں نے حضرت یوسف، حضرت یعقوب، زینبیں اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کا کردار ادا کیا ہے۔ مذکورہ فلم چلانے والوں اور دیکھنے والوں کے بارے میں شرعی فتویٰ صادر فرمائیں۔

سائل: حافظ رانا ممتاز عظیم، محمد شاہین، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہیم ہدایۃ الحق والصواب

حضرت یوسف علیہ السلام کے نام سے بنائی جانے والی فلم یوسف پیامبر اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے حوالے سے بنائی جانے والی فلمیں شرعاً اس طرح کی فلم بنانا، اسے چلانا، اس کی تشہیر و حوصلہ افزائی کرنا اور لطف اندوزی کے لئے دیکھنا جائز و حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اس سلسلہ میں مجھ سے بہت سارے افراد کے استفسار کے بعد اس فلم کے شرعی حکم کے لئے میں نے فلم یوسف پیامبر کے بعض حصوں کو دیکھا۔ جس کی بہت سی غیر شرعی باتوں میں سے چند ایک سنگین باتیں یہ ہیں۔ (۱) اس فلم میں غیر نبی کو نہ صرف نبی بلکہ اسے نبی کے طور پر مخاطب کیا گیا ہے اور اس نے بھی رد عمل میں اپنے آپ کو نبی ظاہر کیا ہے۔ (۲) انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمت و تقدس کو پامال کیا گیا ہے۔ مثلاً حضرت یعقوب علیہ السلام کو نہایت بے صبری، جزع فزع کرتے ہوئے زور زور سے روتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو بگے سر اور خشکی داڑھی والا دیکھایا گیا ہے۔ (۳) انبیاء کرام علیہم السلام کی تصاویر، جبریل امین علیہ السلام کی تصویر و کردار دیکھایا گیا ہے۔ (۴) ایک مخصوص فرقہ کے گمراہ کن عقیدہ کا اظہار و پرچار۔ مثلاً ولایت کو نبوت سے افضل بتانا، امام منتظر کے انتظار کا تذکرہ (یہ ایک فرقہ کا گمراہ کن غیر شرعی نظریہ ہے۔) مذکورہ غیر شرعی باتوں میں سے بعض صریح کفر ہیں۔ جیسے غیر نبی کو نبی کے طور پر مخاطب کرنا، صریح کفر ہے اور اسی طرح ولایت کو نبوت سے افضل بتانا بھی صریح کفر ہے۔ اور بعض باتیں ضلالت و گمراہی ہیں لہذا شرعی طور پر اس طرح کی فلمیں بنانا انکی حوصلہ افزائی، انکی خرید و فروخت، انھیں لطف اندوزی کے لئے دیکھنا، کیبل پر چلانا، حرام حرام اشہد حرام اور گناہ کبیرہ ہیں جو لوگ ان جرائم کے مرتکب ہوئے، ان پر تو بہ لازم ہے اور حکومت وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ فوری طور پر اس طرح کو فلموں کو بین کرنے اور ذمہ داران کو قراقری سزا دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ: (مفتی) ابو محمد محمد ہاشم غفرلہ

۱۳ رجب الثانی ۱۴۳۲ھ، ۱۹ مارچ ۲۰۱۱ء



مفتی صاحبہ نظامیہ اضلویہ لاہور

۱۳ - ۶ - ۲۰۱۱

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ

علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو، لاہور، پاکستان

تاریخ: 19/03/11

daruliftajamiana@emilia@gmail.com

کمپیوٹر نمبر: 4192/11

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ گنہگار سے پانچ ماہ سے پاکستان میں مختلف کمپیوٹر آپریٹرز اور مالکان نے حضرت یوسف پیامبر کے نام سے فلم چلا رکھی ہے۔ مذکورہ فلم میں ایرانی اداکاروں نے حضرت یوسف، حضرت یعقوب، زینبیاں اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کا کردار ادا کیا ہے۔ مذکورہ فلم چلانے والوں اور دیکھنے والوں کے بارے میں شرعی فتویٰ صادر فرمائیں۔

سائل: حافظ رانا ممتاز عظیم، محمد شاہین، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہیم ہدایۃ الحق والصواب

حضرت یوسف علیہ السلام کے نام سے بنائی جانے والی فلم یوسف پیامبر اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے حوالے سے بنائی جانے والی فلمیں شرعاً اس طرح کی فلم بنانا، اسے چلانا، اس کی تشہیر و حوصلہ افزائی کرنا اور لطف اندوزی کے لئے دیکھنا جائز و حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اس سلسلہ میں مجھ سے بہت سارے افراد کے استفسار کے بعد اس فلم کے شرعی حکم کے لئے میں نے فلم یوسف پیامبر کے بعض حصوں کو دیکھا۔ جس کی بہت سی غیر شرعی باتوں میں سے چند ایک سنگین باتیں یہ ہیں۔ (۱) اس فلم میں غیر نبی کو نہ صرف نبی بلکہ اسے نبی کے طور پر مخاطب کیا گیا ہے اور اس نے بھی رد عمل میں اپنے آپ کو نبی ظاہر کیا ہے۔ (۲) انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمت و تقدس کو پامال کیا گیا ہے۔ مثلاً حضرت یعقوب علیہ السلام کو نہایت بے صبری، جزع فزع کرتے ہوئے زور زور سے روتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو بگے سر اور خشکی داڑھی والا دیکھایا گیا ہے۔ (۳) انبیاء کرام علیہم السلام کی تصاویر، جبریل امین علیہ السلام کی تصویر و کردار دیکھایا گیا ہے۔ (۴) ایک مخصوص فرقہ کے گمراہ کن عقیدہ کا اظہار و پرچار۔ مثلاً ولایت کو نبوت سے افضل بتانا، امام منتظر کے انتظار کا تذکرہ (یہ ایک فرقہ کا گمراہ کن غیر شرعی نظریہ ہے۔) مذکورہ غیر شرعی باتوں میں سے بعض صریح کفر ہیں۔ جیسے غیر نبی کو نبی کے طور پر مخاطب کرنا، صریح کفر ہے اور اسی طرح ولایت کو نبوت سے افضل بتانا بھی صریح کفر ہے۔ اور بعض باتیں ضلالت و گمراہی ہیں لہذا شرعی طور پر اس طرح کی فلمیں بنانا انکی حوصلہ افزائی، انکی خرید و فروخت، انھیں لطف اندوزی کے لئے دیکھنا، کیبل پر چلانا، حرام حرام اشہد حرام اور گناہ کبیرہ ہیں جو لوگ ان جرائم کے مرتکب ہوئے، ان پر تو بہ لازم ہے اور حکومت وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ فوری طور پر اس طرح کو فلموں کو بین کرنے اور ذمہ داران کو قراقری سزا دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ: (مفتی) ابو محمد محمد ہاشم غفرلہ

۱۳ رجب الثانی ۱۴۳۲ھ، ۱۹ مارچ ۲۰۱۱ء



محمد منیر قادری

مفتی جامعہ نظامیہ اہل سنت لاہور

۱۳ - ۶ - ۲۰۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وعلی آلت واصحبتک یا حبیب اللہ



الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

دار الافتاء اہلسنت

ٹرسٹ رجسٹرڈ

مکتبۃ المدینہ، گنج بخش مارکیٹ، مرکز الاولیاء، داتا دربار لاہور، پاکستان

Phone: 042-37114231

تاریخ:

ریفرنس نمبر:

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ علمائے کرام نے انبیاء علیہم السلام پر بنائی جانے والی فلموں کو ناجائز کہا ہے۔ اگر کوئی پھر بھی اسے جائز سمجھے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ ان فلموں کے دکھانے میں تعاون کرنے والوں کے متعلق کیا حکم ہے؟ حکومت کی کیا ذمہ داری ہے؟
سائل: محمد ہاشم جاوید (گلبرگ، مرکز الاولیاء لاہور)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ایک مسلمان کی یہ صفت ہونے چاہئے کہ جب اسے شریعت کا حکم پتہ چلا جائے فوراً اپنا سر تسلیم خم کر دے اور اپنی عقل لڑانا چھوڑ دے۔ قرآن پاک میں ہے ﴿وَإِنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَىٰ آمَنَّا بِهِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت سنی اس پر ایمان لائے۔

(سورۃ الجن، سورۃ 72، آیت 13)

اسے جائز کہنے والے کم علموں کی دلیل یہ ہوتی ہے کہ اس سے اسلام کی تبلیغ ہوتی ہے اور عام لوگوں تک اسلام پہنچتا ہے۔ یہ ان کی سخت غلط فہمی ہے۔ یہ فلمیں اسلام کی عکاسی کے لئے نہیں بلکہ پس پردہ اسلام کے حسین چہرے کو مسخ کرنے کے لئے خاص بے دین قسم کے لوگوں کے ماتحت بنائی جاتی ہیں۔ اسلام اس چیز کا محتاج نہیں کہ وہ اس طرح ناجائز امور کے سہارے فروغ پائے۔ دنیا میں جتنے بھی کفار مسلمان ہوئے ہیں وہ ان فلموں کی وجہ سے نہیں ہوئے بلکہ صحیح اسلامی تعلیمات کے سبب ہوئے ہیں۔ ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور میں ہے: ”اسلامی غزوات و فتوحات اور اسلامی واقعات پر مشتمل جتنی بھی اینیمیٹڈ فلمیں ہیں، ان میں شاید بایں ایک فیصد ایسی فلم مل جائے جو عورت اور میوزک سے خالی ہو۔ واقعہ یہ ہے کہ عموماً غزوات اور واقعات وغیرہ کی حکایت کرنے والی فلمیں محظورات سے قطعی خالی نہیں ہوتیں۔ بلکہ یہ دینی پروگرام گراہی پھیلانے کا ایک مستقل ذریعہ ہیں۔۔۔ کیونست اور ناپختہ علم لوگ ان دینی پروگراموں کو بناتے ہیں اور ان پ شناپ جوان کے منہ میں آتا ہے کہتے ہیں۔ اسلام کے حسین چہرے کو مسخ کیا جاتا ہے۔ اسلام اپنی اشاعت و سر بلندی کے لئے ان شیطانی آلات کا منت کش نہیں ہے، جن میں نہ حلال و حرام کی تمیز ہو نہ مردوزن کے حدود ہوں، نہ نیکی و بدی کا تصور ہو۔ ان مقدس ہستیوں کے مقدس بزرگانہ تصور کو مٹا کر ایک فلمی ہیرو کی شکل میں لایا جاتا ہے۔

دشمن ممالک کے لوگوں کو ناپختہ ہوئے اور لڑکیوں کے ساتھ شہوت انگیز انداز میں عیش کرتے ہوئے اس طور پر دکھایا جاتا ہے کہ عین موقع پر اسلامی فوجیں پہنچ جاتی ہیں۔ بسا اوقات کسی صحابی کسی لڑکی پر عاشق بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور یہ دکھایا جاتا ہے کہ دشمن ملک کی لڑکی سے پیار کے نتیجے میں دشمن ملک فتح ہو گیا۔ معاذ اللہ، نعوذ باللہ من ذلک۔ یعنی جس طرح اردو ناولوں میں مقدس غزوات و فتوحات کو مسخ کر کے پیش کیا جاتا ہے، اسی طرح یہاں بھی فلمی متحرک تصاویر کے ذریعہ اسی کی نقل و حکایت کی جاتی ہے۔ ان فلموں کی قباحت بیان کی جائے تو دفتر کا دفتر درکار ہوگا۔ یہ اینیمیٹڈ فلمیں بے پناہ برائیوں، غلط مناظر اور جھوٹی باتوں کا مجموعہ ہیں۔“

(ماہنامہ اشرفیہ، اپریل 2011ء، صفحہ 22، مبارکپور، انڈیا)

لہذا حکومت اور دیگر ادارے جو ان فلموں کو فروغ دینے میں گامزن ہیں ان پر لازم ہے کہ وہ اس کی روک تھام کریں اور اس ناجائز فعل میں تعاون نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے ﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ ترجمہ قرآن کنز الایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ

(سورۃ المائدہ، سورت 5، آیت 02)

دو۔

اللہ عزوجل ہم مسلمانوں کو شریعت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔



واللہ اعلم ورسولہ عزوجل وصلى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

دارالافتاء

المتخصص فى الفقه الإسلامی

ابو احمد محمد انس

23 رجب المرجب 1432ھ 26 جولائی 2011ء



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اجواب بعون الوهاب ..

فعلیں معوں یا ڈرانے یا عام زندگی میں صورت جملہ انبیاء و مرسلین
کا شبیہ اختیار کرنا یا کسی غیر نبی کو نبی کہہ کر دیکھنا سراسر حرام
اور گناہ کبیرہ ہے اور جان بوجھ کر ایسا کرنا کفر ہے۔ اسی طرح کسی
غیر صحابی کو صحابی کہنا یا اسکا خود کو صحابی کہلوانا بھی سراسر حرام اور
گناہ کبیرہ ہے۔ وہ گنہ گارتوں میں کی تو توہین انبیاء کا ارتکاب کرنے
والا اگر مسلمان ہو تو وہ مرتد اور واجب القتل ہے اور اگر غیر مسلم ہو تو
وہ بھی توہین انبیاء کے ارتکاب کی وجہ سے واجب القتل ہے۔

اڈگے انکو صدق قبول سے توبہ کرنے کی پھلتی دی جائے۔ اگر وہ
توبہ کر لیں تو انکی توبہ قبول کر لی جائے اور اگر وہ اپنی احانت آمیز گفتگو
و اصرار کر میں تو حکومت وقت اسکو کفرِ کبیرہ قرار دینے کی ذمہ دار ہے۔

فعلوں ڈراموں میں جتنے بھی انبیاء کے نام و کردار حسین
ان میں سے اکثر توہین انبیاء و مہینہ حسین، انکو اگر تاریخ اسلامی
کے حوالے سے بھی دیکھنا چاہیں تو یہ پھر بھی حرام حسین۔ ایسا کاروبار

کرنا بھی حرام ہے، ان معاملات میں معاون بننا بھی حرام ہے
ہذا حکومت وقت و ایسے کرداروں کو ایسی نازیبا کاریوں و
فوراً یا ہندی لگانا ضرور ہے اور جو گور ایسی حرکات کو روکنے کی

کوششیں کر رہے ہیں وہ یقیناً لائق صد تحسین اور کائنات پر تواب
حسین۔ ایسے لوگوں کے ساتھ جو ممکن تعاون کرنا ضروری ہے کہونکہ
ارجح و بھاری تعالیٰ ہے و تعاونا علی البر و التقوی دلا تعاونا علی اللئیم

والعدوان (المائدہ: ۲) یعنی نیکی اور برائی میں ایک دوسرے کی مدد کرو
اور گناہ اور کفر کے معاملات میں قطعاً تعاون نہ کرو۔ خود ما عنہدی و اللہ ورسولہ اعلم بالصواب

۱۲۱/B
مائل کاؤنٹر
تعمیر حسین مسجد
دارالافتاء عالمی ادارہ تنظیم اسلامیہ
۱۰-۱۰-۲۰۰۵



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون الوهاب

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ کریم نے تمام مخلوق میں بلندتر مقام عطا فرمایا ہے ان کی مقدس زوات مخلوق میں بے مثال ہوتی ہیں کسی اعتبار سے بھی ان کا پاکیزہ کردار داغ دار نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر حال میں ان کی اطاعت و فرما برداری مطلوب ہوتی ہے ان نفوس قدسیہ کی تعظیم و توقیر کرنا عین ایمان ہے اور ان کی توہین موجب کفر ہے لہذا ان مقدس نفوس کے بے مثل و پاکیزہ کردار کو فلموں کے ذریعے بطور کھیل پیش کرنا سخت گناہ کبیرہ ہے اور تعظیم و توقیر کے خلاف ہونے کی وجہ سے کفر ہے پھر فلم ایک غیر نبی کو نبی پکارا جاتا ہے اور جس کو نبی پکارا جاتا ہے وہ بھی اپنے آپ کو نبی ظاہر کرتا ہے یہ نبی کی توہین ہے اور نبی کی ادنیٰ توہین بھی کفر ہے۔ لہذا ایسی فلمیں حرام حرام حرام ہیں ایسی فلمیں بنانے والے اور ان فلموں کی تیاری میں کسی بھی قسم کا تعاون کرنے والی نبی کی توہین کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں اگر تجدید ایمان و تجدید نکاح و آئندہ اصلاح احوال کر کے سچی توبہ کر لیں تو فیہا ورنہ حکومت اسلامیہ کا فرض ہے کہ ایسے لوگوں کو شرعی سزا دے تاکہ دوسروں کے لیے عبرت ہو اور ان فلموں پر پابندی لگائی جائے نیز صحابہ کرام علیہم الرضوان انبیاء علیہم السلام کے بعد ساری مخلوق سے افضل ہیں کیوں کہ براہ راست سینہ نبوت سے فیض یافتہ ہیں غیر صحابی کو صحابی سے کیا نسبت چہ جائیکہ فلم میں ایک غیر صحابی صحابی بن کر صحابی کا کردار ادا کرنے کی جسارت کرے یہ صحابہ کرام کی توہین ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر مومنا صحابی فانہم خیار کم (الحدیث) میرے صحابہ کا احترام کرو کہ وہ تم میں سے بہتر ہیں غیر صحابی کا صحابی بن بیٹھنا اور صحابی کا کردار ادا کرنا صحابی کے احترام کے خلاف ہے اور بالخصوص کردار ادا کرنے والے (ادا کار) کافر ہوں تو بدرجہ اولیٰ توہین ہے ایسا کرنے والے مسلمان ہوں تو گمراہ و فاسق ہیں ان کے لیے توبہ و استغفار و اصلاح احوال ضروری ہے الغرض علماء کرام کا بالخصوص اور عوام الناس کا بالعموم یہ مذہبی اور اخلاقی فریضہ ہے کہ اپنے اپنے دائرہ کار کے مطابق ان گستاخی پر مبنی فلموں کی خرابیوں سے آگاہ ہوں اور دوسروں کو آگاہ کر کے اس برائی کو روکنے میں حکومت سے پر زور مطالبہ کر کے کردار ادا کریں اور اس سلسلہ میں کوئی کسر نہ چھوڑیں اگر کوشش میں خلوص ہو تو اللہ تعالیٰ ضرور حامی و ناصر ہوگا۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

الجواب صحیح

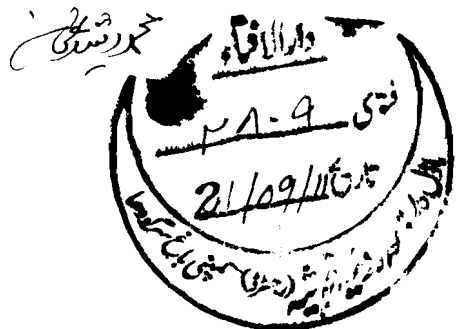
(مفتی) محمد رشید عفی عنہ

کتبہ محمد ابو بکر نقشبندی عفی عنہ

ماڈل مدرسہ مدنیہ غوثیہ کمپنی باغ سرگودھا

صدر مدرس ماڈل مدرسہ مدنیہ غوثیہ کمپنی باغ سرگودھا

۱۶ محرم ۱۴۳۸ھ



دارالافتاء جامعہ اسلامیہ

علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو، لاہور، پاکستان۔

تاریخ: 19/03/11

daruliftajamiana@gmail.com

کپی نمبر: 4192/11

کیا خواتین میں بیابہ کرامتیں ہوتی ہیں؟
 کیا خواتین میں بیابہ کرامتیں ہوتی ہیں؟
 کیا خواتین میں بیابہ کرامتیں ہوتی ہیں؟

سائل: عارفہ رانا ممتاز علیہم السلام، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی من بعدہ

حضرت یوسف علیہ السلام کے نام سے، سائل جانے والی نام یہ ہے۔ بیابہ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے حوالے سے بتائی جانے والی فلمیں شرعاً اس طرح کی فلم بنانا، اسے چلانا، اس کی تشہیر و حوصلہ افزائی کرنا اور خلف اندوزی کے لئے دیکھنا ناجائز و حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اس سلسلہ میں مجھے بہت برابر نے اقراد کے استفسار کے بعد اس فلم کے شرعی حکم کے لئے میں نے فلم یوسف بیابہ کے بعض حصوں کو دیکھا۔ جس کی بہت سی غیر شرعی باتوں میں سے چند ایک حکمین باتیں یہ ہیں۔ (۱) اس فلم میں غیر نبی کو نہ صرف نبی بلکہ اسے نبی کے طور پر مخاطب کیا گیا ہے اور اس نے بھی ردل میں اپنے آپ کو نبی ظاہر کیا ہے۔ (۲) انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمت و تقدس کو پامال کیا گیا ہے۔ مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام کو نہایت بے بسی کی چیز فروغ کرتے ہوئے زور زور سے روتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو بچے سر اور شہنشاہی داڑھی والا دیکھایا گیا ہے۔ (۳) انبیاء کرام علیہم السلام کی تصاویر، جبریل امین علیہ السلام کی تصویر و کردار دیکھایا گیا ہے۔ (۴) ایک فلم میں فرد کے گراؤ کن مفہیم کا اظہار و پرچار۔ مثلاً ولایت کو نبوت سے افضل بنانا، امام منتظر کے انکار کا تذکرہ (یہ ایک فرد کا گراؤ کن غیر شرعی نظریہ ہے)۔ مذکورہ غیر شرعی باتوں میں سے بعض صریح کفر ہیں۔ جیسے غیر نبی کو نبی کے طور پر پیش کرنا اور اس طرح ولایت کو نبوت سے افضل بنانا بھی صریح کفر ہے۔ اور بعض باتیں منکرات و گمراہی ہیں لہذا شرعی طور پر اس طرح کی فلمیں بنانا انکی حوصلہ افزائی، انکی فروخت، انہیں لانٹ اندوزی کے لئے دیکھنا، کیبل پر چلانا، حرام تمام اشاعتیں اور گناہ کبیرہ ہیں، خواہ ان تصاویر کے بغیر کتب ہوں۔ ان باتوں پر لازم ہے اور دوست وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ذوری طور پر اس طرح کو فلموں کو ذین کرے اور۔۔۔ اراد ان کو قرآن ہی سزا دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

۱۳ رجب الثانی ۱۴۳۲ھ، ۱۹ مارچ ۲۰۱۱ء



البرابہ
 محمد شفیع الرحمن
 مفتی صاحب لفظ امیر اہل سنت لاہور
 ۲۰۱۱ - ۶ - ۱۳

واقعی
 اس قسم کے فلمیں توہین انبیاء علیہم الصلوٰۃ
 والتسلیمات سے بھرپور ہیں اور یہ کفر ہے
 نیز توہین صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
 سے بھی خالی نہیں ہے اور وہ گناہ کبیرہ ہے
 لہذا ہر مسلمان کو اس پر ہتھیار کرنا ضروری ہے
 اور جو اس سے مرتکب ہو جائے ان کو توبہ اور تہذیب ایمان
 ضرور دلائے جائے۔



الجواب هو الموفق للصواب ا

حضرت یوسف علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں بنائی جانے والی فلمیں دیکھنا، عام کرنا اور کسی طریقہ سے اسے پھیلانے کا باعث بننا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ بلکہ بعض صورتیں تو صریح کفر ہیں اور رضا بالکفر کفر ہوا کرتا ہے۔ لہذا مختلف مدارس کے جو مفتیان کرام نے دلائل و شواہد کی بنیاد پر جو فتوے جاری کئے ہیں وہ درست اور صحیح ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔



حافظ رب نواز قادری

مفتی جامعہ رضویہ (ٹرسٹ) ماڈل ٹاؤن لاہور

03-08-2011